سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾
مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ
مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ
اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ
دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّ
كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ ۭ
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ
لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ
شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾

سورۂ احقاف مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: انسانوں کے نبوت و رسالت کے ضرورت مند ہونے کا بیان اور اس سے اعراض کرنے والوں کو ڈرانا۔

تفسیر: (1) ﴿حٰمٓ﴾ اس طرح کے حروفِ مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔

(2) قرآن مجید اس سب پر غالب اللہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، جو اپنی تخلیق و تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(3) ہم نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، انھیں بے کار پیدا نہیں کیا بلکہ یہ سب ہم نے حق کے ساتھ کامل حکمتوں کے تحت بنایا ہے جن میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ بندے اپنے رب کو ان چیزوں کے ذریعے سے پہچان کر صرف اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور جتنی مدت کے لیے، جسے اللہ ہی جانتا ہے، اللہ تعالیٰ نے انھیں زمین میں ٹھہرایا ہے، وہ اس کے تقاضے پورے کریں۔ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، وہ اس بات سے منہ پھیرے ہوئے ہیں جس سے انھیں اللہ کی کتاب میں ڈرایا گیا، وہ اس کی ذرا پروا نہیں کرتے۔

(4) اے رسول (ﷺ)! حق سے منہ پھیرنے والے ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے اپنے ان بتوں کی بابت بتلاؤ جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو کہ انھوں نے زمین کے اجزاء میں سے کیا پیدا کیا ہے؟ کیا انھوں نے کوئی پہاڑ بنایا ہے؟ کوئی دریا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں اللہ کے ساتھ ان کا کوئی حصہ اور سانجھ ہے؟ اگر تمھارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ تمھارے بت عبادت کے لائق ہیں تو میرے پاس کوئی کتاب لاؤ جو قرآن سے پہلے اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہو (اور اس میں یہ لکھا ہو) یا پہلے لوگوں کا چھوڑا ہوا کوئی علم لاؤ جو نقل کیا جاتا ہو۔

(5) اس سے بڑا گمراہ کوئی نہیں جو اللہ کو چھوڑ کر کسی بت کی عبادت کرتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہیں کر سکتا۔ یہ بت جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، اپنے عبادت گزاروں کی پکار سے بھی غافل ہیں، کجا وہ انھیں کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکیں۔

(6) باوجود اس کے کہ بت دنیا میں انھیں کوئی فائدہ نہیں دیتے مگر پھر بھی جب وہ قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے تو وہ بت ان کے دشمن بن جائیں گے جو ان کی عبادت کرتے تھے اور ان سے براءت کا اظہار کریں گے اور اس بات سے انکار کر دیں گے کہ انھیں ان کی عبادت کا کوئی علم تھا۔ (7) جب ہمارے رسول (ﷺ) پر نازل ہونے والی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو کافر اس قرآن کے بارے میں جو ان کے رسول (ﷺ) کے ذریعے سے ان کے پاس آیا، کہتے ہیں: یہ کھلا جادو ہے اور اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں۔ (8) کیا وہ مشرک یہ کہتے ہیں: بلاشبہ محمد (ﷺ) نے یہ قرآن گھڑ لیا ہے اور اسے اللہ کی طرف منسوب کر دیا ہے؟! اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: اگر میں نے اسے اپنی طرف سے گھڑا ہے اور اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دینے کا ارادہ کرے تو تم مجھے کسی طرح بچا نہیں سکتے، پھر میں اس پر جھوٹ گھڑ کر اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کیوں کروں گا؟ اللہ تعالیٰ اس طعن کو خوب جانتا ہے جو تم قرآن پر کرتے ہو اور جو الزام مجھ پر لگاتے ہو۔ میرے اور تمھارے درمیان اسی کی گواہی کافی ہے اور وہی اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہوں کو بے حد معاف کرنے والا، ان پر نہایت مہربان ہے۔

فوائد: ❀ دعا کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے وجود اور لائقِ عبادت ہونے کی واضح ترین دلیل ہے۔

❀ جس کی بھی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی، وہ عبادت کرنے والے کافروں کے عمل کا انکار اور ان سے لاتعلقی ظاہر کرے گا۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ
إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَيَّ وَمَآ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ
إِن كَانَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِۦ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۢ بَنِىٓ
إِسْرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِۦ فَـَٔامَنَ وَٱسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ
ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا 1 ع 10 1
سَبَقُونَآ إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا۟ بِهِۦ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَآ إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾
وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَٰبٌ مُّصَدِّقٌ
لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾ إِنَّ
ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟
يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ
كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ
أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا تَرْضَىٰهُ
وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

(9) اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں جو آپ کی نبوت کو جھٹلاتے ہیں: میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، کہ تم میری دعوت کو عجیب سمجھو۔ یقیناً مجھ سے پہلے بہت سے رسول گزر رہے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ اور تمھارے ساتھ دنیا میں کیا کرے گا۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف اللہ تعالیٰ کرتا ہے، اس لیے میں جو کچھ کہتا اور کرتا ہوں، وہ صرف اس کی وحی کے مطابق ہوتا ہے۔ میں تو صرف ڈرانے والا ہوں، تمھیں کھلم کھلا اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں۔ (10) اے رسول (ﷺ)! ان جھٹلانے والوں سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہوا اور تم نے اسے نہ مانا، اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ، تورات کی اس کے بارے میں خوشخبری کی بنیاد پر، یہ گواہی بھی دے چکا کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، پھر وہ اس پر ایمان بھی لے آیا ہو اور تم نے اس پر ایمان لانے سے انکار کیا ہو تو کیا تم اس وقت ظالم نہیں ہو گے؟! بلا شبہ اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو قبولِ حق کی توفیق نہیں دیتا۔ (11) جن لوگوں نے قرآن مجید کا اور جو ان کے رسول (ﷺ) ان کے پاس لائے، اس کا انکار کیا، انھوں نے ایمان والوں سے کہا: جو محمد (ﷺ) لائے ہیں، اگر یہ خیر کی طرف راہنمائی کرنے والا حق ہوتا تو اسے قبول کرنے میں یہ فقیر، غلام اور کمزور لوگ ہم سے آگے نہ بڑھ جاتے، چونکہ انھوں نے اس سے راہنمائی نہیں لی جو ان کے رسول (ﷺ) ان کے پاس لائے، اس لیے عنقریب وہ کہہ دیں گے: یہ جو کچھ ہمارے پاس لائے، یہ پرانا جھوٹ ہے اور ہم جھوٹ کی پیروی نہیں کرتے۔ (12) اس قرآن سے پہلے تورات وہ کتاب تھی جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا، اس حال میں کہ وہ پیشوا تھی جس کی حق میں پیروی کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل میں سے جو اس پر ایمان لایا اور اس کی پیروی کی، اس کے لیے رحمت تھی۔ یہ قرآن جو عربی زبان میں محمد رسول اللہ ﷺ پر اتارا گیا ہے، یہ ایسی کتاب ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے سے ان لوگوں کو ڈرائیں جنھوں نے اللہ کے ساتھ شرک اور نافرمانیاں کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا اور وہ خوشخبری ہے ان نیکوکاروں کے لیے جنھوں نے اپنے خالق کے ساتھ بھی اچھے تعلقات رکھے اور اس کی مخلوق سے بھی اچھا برتاؤ کیا۔ (13) بلا شبہ جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے، اس کے سوا ہمارا کوئی رب نہیں، پھر ایمان اور نیک عمل پر ڈٹے رہے تو ان پر آخرت میں پیش آنے والے حادثات کا کوئی خوف ہوگا نہ دنیا کی ان چیزوں پر وہ غمگین ہوں گے جنھیں وہ نہیں پا سکے اور نہ اس پر پریشان ہوں گے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ آئے۔ (14) یہی مذکورہ صفات والے لوگ جنتی ہیں جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ان کے ان نیک اعمال کا بدلہ ہوگا جو انھوں نے دنیا میں آگے بھیجے۔

(15) ہم نے انسان کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ اپنے والدین سے حسنِ سلوک کرے اور شریعت کے اصولوں کی مخالفت نہ کرتے ہوئے ان کی زندگی میں اور ان کے فوت ہونے کے بعد ان سے اچھا برتاؤ کرے، بالخصوص اپنی والدہ کے ساتھ جس نے مشقت کے ساتھ اسے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور پھر مشقت کے ساتھ اسے جنم دیا۔ اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی ابتدائی مدت تیس ماہ ہے، یہاں تک کہ جب اس کی عقلی اور بدنی قوتیں درجۂ کمال کو پہنچ گئیں اور وہ چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور مجھے توفیق دے کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور تو انھیں مجھ سے قبول فرما لے، نیز میری اولاد کی اصلاح فرما، بلا شبہ میں تیرے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور میں تیری اطاعت میں جھکنے والا اور تیرے حکموں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے والا ہوں۔

فوائد: ❀ اس بات کی وضاحت کہ نبیٔ اکرم ﷺ غیب نہیں جانتے تھے، آپ کو بس اسی قدر علم ہوتا جس قدر اللہ تعالیٰ آپ کو اطلاع کر دیتا۔ ❀ سابقہ کتابوں میں ایسی چیزیں موجود ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کی صداقت کی دلیل ہیں۔ ❀ استقامت اور ثابت قدمی کی فضیلت اور اسے اختیار کرنے والوں کے بدلے کا بیان۔ ❀ اسلام میں والدین سے حسنِ سلوک کا مقام و مرتبہ، خصوصاً والدہ کے ساتھ حسنِ سلوک کی اہمیت اور اس کی نافرمانی سے خبردار کیا گیا ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ
فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِي
قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ
مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ
الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ
كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ
أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ أَخَا
عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن
بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا
عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾

ع 2 10 2

(16) یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال کی صورت میں اچھے عمل ہم قبول کر لیتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر فرماتے ہیں اور ان پر ان کی پکڑ نہیں کرتے اور وہ لوگ اہلِ جنت میں سے ہیں۔ یہ وعدہ جو ان سے کیا گیا ہے، سچا وعدہ ہے جو ہر صورت میں پورا ہو کر رہے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے نیکی کا شوق دلانے کے لیے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے کی مثال بیان کی تو والدین کی نافرمانی سے نفرت دلانے کے لیے ماں باپ کے نافرمان کی مثال بھی بیان کر دی، چنانچہ فرمایا:

(17) جس نے اپنے والدین سے کہا: تم دونوں کے لیے تباہی ہو، کیا تم مجھے دھمکی دیتے ہو کہ مرنے کے بعد مجھے دوبارہ قبر سے زندہ کر کے نکالا جائے گا، حالانکہ کئی صدیاں گزر گئیں اور ان میں لوگ مرتے رہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ کر کے نہیں اٹھایا گیا؟ اس کے والدین اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے رہے کہ وہ ان کے بیٹے کو ایمان کی ہدایت دے اور اپنے بیٹے سے کہتے رہے: اگر تو دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہ لایا تو تیرے لیے ہلاکت ہے، لہٰذا اس پر ایمان لے آ۔ دوبارہ اٹھائے جانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا اور برحق ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ وہ دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کو دہراتے ہوئے کہتا ہے: یہ دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں جو کچھ بھی کہا جاتا ہے، یہ پہلوں کی کتابوں اور کہانیوں سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے، اللہ تعالیٰ سے ثابت نہیں۔

(18) یہی وہ لوگ ہیں جو پہلی امتوں کے ان جنوں اور انسانوں میں شامل ہیں جن پر عذاب واجب ہو گیا۔ بلاشبہ وہ خسارے میں ہیں کہ انھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ میں داخل کر کے نقصان میں ڈال لیا۔

(19) جنتی اور دوزخی دونوں گروہوں کے لیے ان کے اعمال کے مطابق درجے ہیں۔ جنت والوں کے درجے اونچے ہیں اور آگ والوں کے درجے جہنم کے نچلے طبقات ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں ان کے عملوں کی پوری پوری جزا دے۔ قیامت کے دن ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا، نہ ان کی نیکیاں کم کر کے نہ گناہ زیادہ کر کے۔

(20) جس دن اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے والوں کو آگ پر پیش کیا جائے گا تاکہ انھیں اس میں عذاب دیا جائے اور انھیں ڈانٹنے اور سرزنش کرنے کے لیے ان سے کہا جائے گا: تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی ہی میں ختم کر دیں اور تم نے اس کی لذتوں سے خوب فائدہ حاصل کیا۔ رہا آج کا دن تو اس میں تمھیں ایسا عذاب دیا جائے گا جو تمھیں ذلیل و رسوا کرے گا جس کا سبب تمھارا زمین میں ناحق تکبر کرنا اور کفر اور گناہوں کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے باہر ہونا ہے۔

(21) اے رسول (ﷺ)! عاد کے نسبی بھائی ہود علیہ السلام کو یاد کریں جب انھوں نے اپنی قوم کو اللہ کا عذاب ان پر ٹوٹ پڑنے سے ڈرایا جبکہ وہ جزیرۂ عرب کے جنوب میں واقع ٹیلوں (احقاف) میں اپنے گھروں میں تھے۔ یقیناً ہود (علیہ السلام) سے پہلے اور بعد میں بھی اپنی اپنی قوم کو ڈرانے والے کئی رسول گزرے، اس حال میں کہ وہ اپنی قوموں سے کہتے رہے: تم صرف اکیلے اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔ اے قوم! بلاشبہ میں تم پر بڑے دن، یعنی قیامت کے عذاب کا خوف کھاتا ہوں۔

(22) ان سے ان کی قوم نے کہا: کیا آپ ہمیں ہمارے معبودوں کی عبادت سے پھیرنے اور ہٹانے کے لیے آئے ہیں؟! آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ آپ جو دعویٰ کرتے ہیں، اگر اس میں سچے ہیں تو وہ عذاب لے آئیں جس کی آپ ہمیں دھمکی دیتے ہیں۔

فوائد: ❀ دنیا کی لذتوں میں حد سے زیادہ مشغول ہونے کے خطرات کا بیان، کیونکہ وہ آخرت سے غافل کر دیتی ہیں۔

❀ تکبر اور گناہ کرنے والوں کے لیے سخت وعید بیان ہوئی ہے۔

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّیْۤ
اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ
قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِیْحٌ
فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا
فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ
الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ
وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۖ ۗ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ
سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ
كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ
یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى (3 ع 3)
وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ
الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا
عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ
اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ
قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰۤى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۲۹﴾

(23) اس (ہود) نے کہا: عذاب کے وقت کا علم صرف اللہ کو ہے، مجھے اس کا کوئی علم نہیں۔ میں تو صرف رسول ہوں۔ تمھاری طرف جو کچھ دے کر بھیجا گیا ہوں، تمھیں وہ پہنچاتا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے فائدے والے کام سے جاہل قوم ہو، اس لیے اسے تم چھوڑ دیتے ہو اور اپنے نقصان والے کام سے بھی بے خبر ہو، اس لیے وہ کر گزرتے ہو۔

(24) پھر جب وہ عذاب ان پر آ گیا جس کی وہ جلدی مچاتے تھے تو انھوں نے سامنے آسمان سے ایک بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا اور کہنے لگے: یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔ ہود (علیہ السلام) نے ان سے کہا: معاملہ ایسے نہیں جیسے تم سمجھ رہے ہو کہ یہ بادل ہے جو تم پر بارش برسائے گا، (نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی تم نے جلدی مچا رکھی تھی۔ آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔

(25) وہ ہر اس چیز کو جس پر سے وہ گزرے گی اور جسے تباہ کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، اسے تباہ کر دے گی، چنانچہ وہ طوفانی آندھی سے اس طرح ہلاک ہو گئے کہ جن گھروں میں وہ رہتے تھے اور جو پہلے ان کے وجود کی وہاں نشانی تھے، ان گھروں کے سوا وہاں کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اسی طرح کی دردناک سزا ہم ان مجرموں کو دیتے ہیں جو اپنے کفر اور گناہوں پر اڑے ہوئے ہیں۔

(26) یقیناً ہم نے قومِ ہود کو شان و شوکت کے اسباب عطا کیے جو تمھیں تو دیے بھی نہیں۔ ہم نے انھیں کان دیے جن سے وہ سنتے تھے، آنکھیں دیں جن سے وہ دیکھتے تھے اور سوجھ بوجھ کے لیے دل دیے مگر ان کے کان، آنکھیں اور عقلیں ان کے کسی کام نہ آئیں۔ جب اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب آیا تو وہ اسے ٹال نہ سکے اور وہ عذاب ان پر آ گیا جس سے ان کے نبی ہود علیہ السلام انھیں ڈراتے تھے تو وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔

(27) اے اہلِ مکہ! یقیناً ہم نے تمھارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دیں۔ یقیناً ہم نے عاد، ثمود، قومِ لوط اور مدین والوں کو ہلاک کیا اور ہم نے ان کے لیے کئی طرح کے دلائل اور نشانیاں بیان کیں تاکہ وہ اپنے کفر سے باز آ جائیں۔

(28) پھر ان بتوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی جن کو انھوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا اور ان کے نام کی عبادت اور قربانیوں سے ان کا قرب حاصل کرتے تھے؟! یقیناً انھوں نے کسی طور ان کی مدد نہیں کی بلکہ جب انھیں ان کی سخت ضرورت تھی تو وہ ان سے غائب ہو گئے۔ یہ ان کا جھوٹ اور بہتان تھا جو انھوں نے خود کو جتا رکھا تھا کہ یہ بت انھیں نفع دیں گے اور اللہ کے حضور ان کی سفارش کریں گے۔

(29) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ وقت یاد کریں جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ آپ کی طرف بھیجا جو آپ پر نازل ہونے والا قرآن غور سے سنتے تھے، چنانچہ جب وہ اسے سننے کے لیے حاضر ہوئے تو انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: خاموش ہو جاؤ تاکہ ہم اچھی طرح اسے سن سکیں، پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قراءت ختم کی تو وہ اپنی قوم کی طرف اس طرح لوٹے کہ انھیں اللہ کے عذاب سے ڈرا رہے تھے کہ اگر وہ اس قرآن پر ایمان نہ لائے تو اللہ کا عذاب انھیں گھیر لے گا۔

فوائد: ❀ رسولوں کو غیب کا علم نہیں مگر بس اتنا جس قدر ان کا رب انھیں اطلاع کر دے۔

❀ عاد یا قومِ ہود کا دھوکا کھانا جب انھوں نے نازل ہونے والے عذاب کو بارش سمجھا اور اچانک عذاب کی پکڑ میں آنے سے پہلے توبہ نہ کی۔ ❀ قومِ ہود کی قوت قریش کی قوت سے کہیں بڑھ کر تھی، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔

❀ عقل مند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑے اور جاہل وہ ہے جو اپنے آپ سے سبق سیکھے۔

❀ حسنِ ادب کا تقاضا ہے کہ بات کرنے والے کی بات توجہ سے سنی جائے اور خاموش رہا جائے۔

❀ ہدایت پانے والے جنوں کا حق کو جلدی قبول کرنا انسانوں کے لیے پیغام ہے کہ وہ بھی اس میں جلدی کریں۔

قَالُوا يٰقَوْمَنَآ إِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا أُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوسٰى مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيٓ إِلَى الْحَقِّ وَإِلٰى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ
أَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ
مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي
الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُونِهٖٓ أَوْلِيَآءُ ۚ أُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ
بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۚ بَلٰٓى إِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٣﴾
وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۖ قَالُوا
بَلٰى وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ
كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ
يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ
4 ع 9 4 بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٣٥﴾ ع

سُورَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَلٰثُونَ اٰيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ أَضَلَّ أَعْمٰلَهُمْ ﴿١﴾

(30) انھوں نے ان سے کہا: اے ہماری قوم! یقیناً ہم نے ایک کتاب سنی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتارا ہے، جو اپنے سے پہلے اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے۔ یہ کتاب جو ہم نے سنی ہے، حق کی طرف راہنمائی کرتی اور سیدھے راستے کی ہدایت دیتی ہے اور وہ راستہ اسلام کا ہے۔

(31) اے ہماری قوم! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس حق کی طرف تمھیں بلاتے ہیں، ان کی بات مانو اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں دردناک عذاب سے محفوظ رکھے گا جو اس صورت میں تمھارا انتظار کر رہا ہے اگر تم نے اس حق کو قبول نہ کیا جس کی طرف وہ تمھیں بلاتے ہیں اور اس بات پر ایمان نہ لائے کہ وہ اپنے رب کے رسول ہیں۔

(32) جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے دی گئی دعوتِ حق قبول نہ کرے تو وہ زمین میں بھاگ کر اللہ تعالیٰ سے بچ سکتا ہے نہ اللہ کے سوا اس کے کوئی کارساز ہیں جو اسے عذاب سے بچا لیں۔ یہ لوگ حق سے دور واضح اور کھلی گمراہی میں ہیں۔

(33) کیا دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے ان مشرکوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کے بے پناہ حجم اور وسعت کے باوجود ان کی تخلیق سے عاجز نہیں آیا، اس پر قادر ہے کہ وہ حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے مُردوں کو زندہ کرے؟! کیوں نہیں، وہ انھیں زندہ کرنے پر یقیناً قادر ہے۔ بلاشبہ وہ پاک ذات ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، لہٰذا وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے سے عاجز نہیں۔

(34) جس دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ کفر کرنے والوں کو عذاب دینے کے لیے آگ پر پیش کیا جائے گا اور ان کی ڈانٹ ڈپٹ کے لیے ان سے کہا جائے گا: کیا یہ عذاب برحق نہیں جس کا تم مشاہدہ کر رہے ہو؟! یا وہ جھوٹ ہے جیسے تم دنیا میں کہتے تھے؟! وہ کہیں گے: ہاں ہمارے رب کی قسم! یہ برحق ہے، تب ان سے کہا جائے گا: تم اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے یہ عذاب چکھو۔

(35) لہٰذا اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کی قوم جو آپ کو جھٹلاتی ہے، اس پر اس طرح صبر کریں جیسے عالی ہمت رسولوں نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نے صبر کیا۔ اور ان کے لیے جلدی عذاب طلب نہ کریں۔ گویا آپ کی قوم کے جھٹلانے والے لوگ جس دن آخرت میں وہ عذاب دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، تو اس عذاب کے طویل المدت ہونے کی وجہ سے یوں سمجھیں گے جیسے وہ دنیا میں دن کی بس ایک گھڑی ٹھہرے ہیں۔ یہ قرآن جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا ہے، یہ تمام انسانوں اور جنوں کے لیے پیغام اور کافی وشافی ہے، بلاشبہ اس عذاب سے صرف وہی لوگ ہلاک کیے جائیں گے جو کفر اور گناہ کر کے اللہ کی اطاعت سے نکلنے والے ہیں۔

سورۂ محمد مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ایمان والوں کی پوزیشن مضبوط کرنے اور کافروں کو کمزور کرنے کے لیے مومنوں کو قتال (جہاد) پر آمادہ کرنا۔

تفسیر: (1) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کے دین سے روکا، اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔

فوائد: ❀ حق قبول کرنے کا تقاضا ہے کہ اس کی طرف دعوت دینے میں بھی جلدی کی جائے۔

❀ صبر انبیاء علیہم السلام کا اخلاق ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ
وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾
ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾
فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ
أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَ
بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾
سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿٥﴾ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ
أَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾
أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾ ذَٰلِكَ
بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿١١﴾ ع

ع 1 11 5

(2) جولوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، انھوں نے نیک عمل کیے اور اس پر ایمان لائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ پر اتارا ہے...... اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے...... تو اس نے ان سے ان کی برائیاں دور کر دیں، اس لیے وہ ان پر ان کی پکڑ نہیں کرے گا اور اس نے ان کے دنیا و آخرت کے معاملات کی اصلاح فرما دی۔ (3) ان دونوں گروہوں کی یہ جزا اس لیے ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا انھوں نے باطل کی پیروی کی اور بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے، انھوں نے اپنے رب کی طرف سے آنے والے حق کی پیروی کی، اس لیے ان کی کوششوں کے فرق کی وجہ سے ان کی جزا بھی مختلف ہوگئی۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے دونوں گروہوں کے بارے میں اپنا حکم بیان کیا ہے، یعنی مومنوں کے گروہ کا اور کافروں کے گروہ کا، اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ ہر گروہ اپنے جیسے گروہ سے مل جائے۔ (4) پھر اے مومنو! جب تم جنگ کرنے والے کافروں سے ٹکراؤ تو اپنی تلواروں سے ان کی گردنیں اڑاؤ اور اس وقت تک ان سے لڑو جب تک ان کی اکثریت کو قتل نہ کرلو اور ان کی شان و شوکت خاک میں نہ ملا دو۔ جب تم انھیں اچھی طرح قتل کرلو تو قیدیوں کی بیڑیاں خوب کس لو۔ جب تم انھیں قیدی بنا لو تو اپنے مفاد کے مطابق تمھیں اختیار ہے کہ ان سے کچھ لیے بغیر ان پر احسان کرتے ہوئے انھیں چھوڑ دو یا مال وغیرہ کی صورت میں فدیہ لے کر چھوڑ دو۔ یہ لڑائی کرنا اور قیدی بنانا اس وقت تک جاری رکھو جب تک کافروں کے اسلام قبول کرنے یا ان کے ساتھ معاہدہ ہو جانے کی وجہ سے لڑائی ختم نہ ہو جائے۔ مومنوں کی کافروں کے ساتھ مذکورہ آزمائش وقت کا ہیر پھیر اور ان کا ایک دوسرے پر غلبہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ بغیر جنگ کے کافروں سے بدلہ لینا چاہتا تو لے لیتا لیکن اس نے جہاد اس لیے فرض کیا تاکہ تمھیں ایک دوسرے کے ساتھ آزمائے اور امتحان لے کہ کون مومن اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور کون قتال نہیں کرتا، اور کافر کو مومن کے ساتھ آزمائے، چنانچہ اگر کافر نے مومن کو قتل کر دیا تو مومن جنت میں داخل ہوگا اور اگر مومن نے کافر کو قتل کر دیا تو کافر آگ میں داخل ہوگا۔ جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں لڑائی کی، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ہرگز برباد نہیں کرے گا۔ (5) اللہ تعالیٰ انھیں دنیا کی زندگی میں ضرور حق کی پیروی کرنے کی توفیق دے گا اور ان کے حالات درست فرمائے گا۔ (6) اور قیامت کے دن انھیں جنت میں داخل کرے گا جس کی صفات اس نے دنیا میں انھیں اچھی طرح بتا دی ہیں اور وہ اسے پہچان چکے ہیں اور آخرت میں اس کے اندر ان کی قیام گاہیں بھی انھیں بتا دی جائیں گی۔ (7) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو، اس طرح کہ اس کے نبی اور دین کی حمایت کرو اور کافروں سے جنگ کرو، تو وہ تمھیں ان پر غلبہ دے کر تمھاری مدد کرے گا اور جنگ میں جب ان سے ٹکرا ہوگا تو وہ تمھیں ثابت قدم رکھے گا۔ (8) جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا، ان کے لیے نقصان اور بربادی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کا ثواب ضائع کر دیا ہے۔ (9) یہ سزا انھیں اس وجہ سے ملے گی کہ انھوں نے اس قرآن کو ناپسند کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) پر نازل کیا کیونکہ اس میں اللہ کی توحید ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل ضائع کر دیے اور وہ دنیا و آخرت میں ناکام ہوگئے۔ (10) کیا یہ جھٹلانے والے زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ اس بات پر غور و فکر کرتے کہ ان لوگوں سے پہلے جنھوں نے جھٹلایا ان کا انجام کیا ہوا؟ ان کا انجام یقیناً نہایت دردناک تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گھر برباد کر دیے اور انھیں اور ان کی اولادوں اور مالوں کو تہس نہس کر دیا اور کافروں کے لیے ہر دور میں اور ہر جگہ اسی طرح کی سزائیں ہیں۔ (11) یہ مذکورہ دونوں گروہوں کی جزا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرنے والا ہے جو اس پر ایمان لائے اور بلاشبہ کافروں کا کوئی مددگار نہیں۔

فوائد: ❀ دشمن کو قتل کے ذریعے سے سزا دینا اسے اپنا ماتحت بنانے اور اپنے سامنے جھکانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ❀ کافر قیدی پر احسان کرتے ہوئے اسے چھوڑ دینا، اس سے فدیہ لینا، اسے قتل کرنا اور اسے غلام بنانا، یہ تمام کام اسلام میں جائز ہیں۔ اُمت کے مفاد کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت پانے کی عظیم فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ❀ مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ اس کے دین کی مدد کریں۔

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا
تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ
قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْۤ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾
اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ
اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَاۤ
اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ
مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ
فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي
النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ
اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ
اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ
تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ
فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾

(12) جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، یقیناً اللہ تعالیٰ انھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا انکار کیا، وہ اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کر کے دنیا ہی میں فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ ایسے کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں۔ انھیں بس اپنے پیٹوں اور شرمگاہوں ہی کی فکر ہوتی ہے۔ آگ ہی قیامت کے دن ان کا ٹھکانا ہوگی جس میں وہ جا پڑیں گے۔

(13) پہلی امتوں کی بستیوں میں سے کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جو مکے کی اس بستی سے زیادہ طاقتور اور مالی اور افرادی قوت میں اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر تھیں جہاں کے باشندوں نے آپ ﷺ کو وہاں سے نکالا ہے، ہم نے انھیں ہلاک کر دیا جب انھوں نے اپنے رسولوں کو جھٹلایا، چنانچہ ان پر جب اللہ کا عذاب آیا تو کوئی مددگار ان کو بچانے نہ اٹھا، لہٰذا اگر ہم نے اہلِ مکہ کو تباہ کرنے کا ارادہ کیا تو ہمیں کوئی نہیں روک سکے گا۔

(14) کیا بھلا جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے صاف دلیل اور واضح نشانی ہو اور وہ سوچ سمجھ کر اس کی عبادت بھی کرتا ہو، وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس کے لیے شیطان نے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا ہو اور وہ بتوں کی عبادت کرنے، گناہوں کا ارتکاب کرنے اور رسولوں کو جھٹلانے جیسی اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہو؟

(15) اس جنت کی صفت، جس میں داخل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ان پرہیزگاروں سے وعدہ کیا ہے جو اس کے حکم ماننے والے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچنے والے ہیں، یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو زیادہ دیر رکے رہنے کی وجہ سے بدبودار ہوتا ہے نہ اس کا ذائقہ بدلتا ہے، اس میں ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، اس میں ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لیے انتہائی لذیذ ہے اور اس میں ایسے شہد کی نہریں ہیں جو ملاوٹ سے پاک صاف ہے اور اس میں ان کے لیے من چاہے ہر قسم کے پھل ہیں اور ان کے لیے ان سب چیزوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے گناہوں کی معافی ہے، لہٰذا وہ ان پر اُن کی پکڑ نہیں کرے گا۔ جس کی جزا یہ ہو، کیا بھلا وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہو اور اس سے کبھی نہ نکل سکے اور اسے سخت گرم پانی پلایا جائے جو شدتِ حرارت کی وجہ سے اس کے پیٹ کی آنتیں کاٹ دے؟!

(16) اے رسول (ﷺ)! منافقوں میں سے کئی لوگ قبول نہ کرنے کی غرض سے اعراض کرتے ہوئے آپ کی بات سنتے ہیں، حتی کہ جب وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر جاتے ہیں تو ان لوگوں سے کہتے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے: ابھی آپ (ﷺ) نے اپنی گفتگو میں کیا کہا؟ یہ بات وہ اپنی طرف سے اَنجان بنتے ہوئے اور حق سے منہ پھیرنے کی خاطر کرتے ہیں۔ انھی لوگوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے، چنانچہ ان تک خیر نہیں پہنچتی۔ انھوں نے اپنی خواہشات کی غلامی کی جنھوں نے انھیں حق دیکھنے سے اندھا کر دیا۔

(17) جو لوگ راہِ حق کی ہدایت پا گئے اور جو چیز رسول ﷺ لائے انھوں نے اس کی پیروی کی تو ان کا رب انھیں خیر و ہدایت کی مزید توفیق دے گا اور انھیں ایسے عمل کا الہام کرے گا جو انھیں آگ سے بچائے گا۔

(18) کافر کیا اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت ان کے پاس اچانک آ جائے جس کی انھیں پہلے کانوں کان خبر نہ ہو؟! یقیناً اس کی نشانیاں تو آ گئی ہیں اور ان میں سے ایک آپ ﷺ کی بعثت ہے اور دوسری چاند کا دو ٹکڑے ہونا، پھر ان کے لیے نصیحت حاصل کرنا کیسے ممکن ہوگا جب قیامت ان کے پاس آ گئی؟

فوائد: ❀ کافر کی سوچ ختم ہونے والی چیزوں کے ذریعے دنیا سے فائدہ اٹھانے سے شروع ہو کر اسی دنیا پر ختم ہوتی ہے۔ ❀ مومنوں اور کافروں کی جزا کا موازنہ ان کے درمیان کھلے فرق کو واضح کرتا ہے تاکہ عقل مند مومن بننے کو ترجیح دے اور احمق کافر رہنا ہی پسند کرے۔ ❀ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ منافقوں کی بے ادبی کو بیان کیا گیا ہے۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ
2 ع 8 6 الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿19﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا
الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ
الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿20﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫
فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿21﴾ فَهَلْ
عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿22﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿23﴾ اَفَلَا
يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿24﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا
عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ
وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿25﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ
فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿26﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿27﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا
3 ع 9 7 مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿28﴾ اَمْ حَسِبَ
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿29﴾

(19) اے رسول (ﷺ)! آپ یقین رکھیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی بھی اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں۔ اللہ تعالیٰ دن کے وقت تمھاری مصروفیات اور رات کے وقت تمھارے قرار پکڑنے کی جگہ کو جانتا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(20) اللہ پر ایمان لانے والے کہتے ہیں جبکہ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ پر کوئی سورت نازل فرمائے جو جہاد و قتال کے حکم پر مشتمل ہو: اللہ تعالیٰ نے کوئی سورت کیوں نہیں اتاری جس میں قتال کا ذکر ہو، پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بیان اور احکام میں محکم سورت اتار دی جو جہاد کے ذکر پر مشتمل تھی، تو اے رسول (ﷺ)! آپ دیکھتے ہیں کہ جن منافقوں کے دلوں میں شک کی بیماری ہے، وہ آپ کی طرف اس شخص کی طرح دیکھتے ہیں جس پر شدتِ خوف اور رعب سے موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ قتال و جہاد سے منہ موڑنے اور خوف کھانے کی وجہ سے ان کا عذاب ان پر آیا ہی چاہتا ہے اور ان کے بہت قریب ہے۔

(21) ان کے لیے بہتر تھا کہ وہ اللہ کا حکم بجا لاتے اور بغیر حیل و حجت کے اچھی بات کہتے، پھر جب جہاد فرض ہو گیا اور طے پا گیا کہ جنگ ہوگی، تو اب بھی اگر یہ اللہ پر ایمان اور اس کی اطاعت میں سچے رہتے تو یہ ان کے لیے منافقت اور اللہ کے حکموں کی نافرمانی کرنے سے بہت بہتر ہوگا۔

(22) تمھارے حال سے یہی لگتا ہے کہ اگر تم نے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی اطاعت کرنے سے منہ پھیرا تو تم کفر اور گناہوں کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرو گے اور اپنے رشتے ناتے توڑ دو گے جیسا کہ تم جاہلیت کے دور میں کرتے تھے۔

(23) جو لوگ زمین میں فساد برپا کرنے اور رشتے ناتے توڑنے والے ہیں، انھی لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور قبول کرنے اور ماننے کے لیے حق سننے سے ان کے کان بہرے کر دیے اور ان کی آنکھیں عبرت کے لیے دیکھنے سے اندھی کر دی ہیں۔ (24) ان منہ پھیرنے والوں نے قرآن میں غور و فکر کیوں نہیں کیا؟! اگر وہ اس میں غور و فکر کرتے تو وہ ہر خیر اور بھلائی کی طرف ان کی راہنمائی کرتا اور ہر شر اور برائی سے انھیں دور رکھتا، یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں جنھیں مضبوطی سے بند کر دیا گیا ہے، اس لیے کوئی وعظ وہاں تک پہنچتا ہے نہ کوئی نصیحت اثر کرتی ہے؟ (25) بلاشبہ جو لوگ کفر اور منافقت اختیار کر کے ایمان سے پھر گئے، حالانکہ ان پر حجت قائم ہو چکی تھی اور نبیٔ اکرم ﷺ کی سچائی بھی ان پر واضح ہو گئی تھی، یقیناً شیطان نے ان کے لیے کفر و نفاق کو خوشنما بنا دیا ہے اور اسے ان کے لیے آسان کر دیا ہے اور انھیں لمبی امیدوں کے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

(26) یہ گمراہی ان کا مقدر اس لیے بنی کہ انھوں نے ان مشرکوں سے خفیہ طور پر کہا جنھوں نے اس وحی کو ناپسند کیا جو اللہ نے اپنے رسول (ﷺ) پر اتاری: ہم بھی بعض کاموں میں تمھارا کہا مانیں گے، جیسے قتال کرنے سے بزدلی اور سستی کا مظاہرہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو وہ چھپاتے اور اوجھل رکھتے ہیں۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں، اس لیے وہ جو چاہے اس میں سے اپنے رسول ﷺ کے سامنے ظاہر کر دے۔ (27) جب روحیں نکالنے پر مقرر فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہیں تو اس وقت جس عذاب اور برے حالات سے وہ گزرتے ہیں، آپ اسے کیسے جان سکتے ہیں، وہ لوہے کے ہتھوڑے ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہیں۔ (28) یہ عذاب انھیں اس وجہ سے ہوتا ہے کہ انھوں نے کفر، نفاق اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی دشمنی کا ہر وہ کام کیا جس نے اللہ تعالیٰ کو غصہ دلایا اور انھوں نے ہر اس چیز کو ناپسند کیا جو انھیں ان کے رب کے قریب کرے اور اس کی رضا کا باعث بنے، جیسے اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول (ﷺ) کی پیروی، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔ (29) جن منافقوں کے دلوں میں شک ہے، کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی دشمنی اور بغض ظاہر نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انھیں آزمائشوں میں ڈال کر ضرور اسے ظاہر کرے گا تاکہ سچے ایمان دار اور جھوٹے میں تمیز ہو جائے اور مومن نکھر کر سامنے آ جائے اور منافق پوری طرح رسوا ہو۔

فوائد: ❀ علم، قول و عمل سے پہلے ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی مشقت مومنوں کی صفوں میں چھپے منافقوں کا پردہ چاک کر دیتی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر غور و فکر کی اہمیت اور اس سے منہ پھیرنے کے نقصانات ہیں۔ ❀ زمین میں فساد برپا کرنا اور قطع رحمی (رشتے توڑنا) ان اسباب میں سے ہیں جن سے ہدایت کی توفیق چھن جاتی ہے اور آدمی اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ
الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ
مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۠ اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا
تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا
اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ
مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى
السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾
اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ
اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا
وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
4 ع 10 8 غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾ ع

30 اور اے رسول (ﷺ)! اگر ہم چاہتے کہ ان منافقوں کی پوری معلومات آپ کو دیں تو ہم ضرور آپ کو ان کی پہچان کرا دیتے، پھر آپ ان کی علامتوں سے انھیں پہچان لیتے۔ آپ عنقریب ان کے اندازِ گفتگو سے انھیں جان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمھارے عملوں کو خوب جانتا ہے، اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔

31 اے مومنو! ہم تمھیں جہاد، دشمنوں سے قتال اور شہادت کے ذریعے سے ضرور آزمائیں گے تاکہ ہم جان لیں کہ تم میں سے کون اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اس کے دشمنوں سے قتال میں صبر کرتا ہے۔ ہم تمھارا امتحان لیں گے تاکہ تم میں سے سچے اور جھوٹے کو جان لیں۔

32 بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا اور خود اللہ کے دین سے رک گئے اور دوسروں کو بھی اس سے روکا اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کی اور آپ سے دشمنی رکھی یہ واضح ہونے کے بعد کہ آپ اللہ کے نبی ہیں، وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ وہ صرف اپنا ہی نقصان کریں گے اور اللہ تعالیٰ ضرور ان کے عملوں کو برباد کرے گا۔

33 اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، اس طرح کہ ان دونوں کے حکم مانو اور ان کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو اور کفر اور دکھاوا کر کے اپنے اعمال برباد نہ کرو۔

34 بلاشبہ جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، خود بھی اللہ کے دین سے دور رہے اور لوگوں کو بھی اللہ کے دین سے روکا، پھر توبہ سے پہلے ہی کفر کی حالت میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں پر پردہ ڈال کر کبھی انھیں معاف نہیں کرے گا بلکہ ضرور ان پر ان کی پکڑ کرے گا اور انھیں آگ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

35 لہٰذا اے ایمان والو! تم اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے میں کمزور پڑ و نہ تم انھیں صلح کی دعوت دو اس سے پہلے کہ وہ تمھیں اس کی طرف بلائیں جبکہ تم ان پر غالب ہو۔ اللہ اپنی نصرت اور مدد کے ذریعے تمھارے ساتھ ہے اور وہ تمھارے اعمال کے ثواب میں ہرگز کچھ بھی کمی نہیں کرے گا بلکہ اپنے فضل واحسان سے تمھیں زیادہ ہی عطا کرے گا۔ 36 دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشا ہے، لہٰذا عقل مند اپنی آخرت کے لیے عمل چھوڑ کر اس میں مشغول نہیں ہوتا۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ اور اللہ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو، تو وہ تمھیں تمھارے عملوں کا بغیر کسی کمی کے پورا پورا ثواب دے گا۔ وہ تم سے تمھارے سارے مال کا مطالبہ نہیں کرتا، صرف فرض زکاۃ کا تم سے مطالبہ کرتا ہے۔ 37 اگر وہ تم سے تمھارے تمام مال کا مطالبہ کرے اور اسے تم سے لینے پر اصرار کرے تو تم اس میں کنجوسی کرنے لگو گے اور وہ تمھارے دلوں میں اس کی راہ میں خرچ کرنے کی جو کراہت ہے اسے ظاہر کر دے گا، اس لیے اس نے تم پر مہربانی کرتے ہوئے تم سے سارے مال کا مطالبہ چھوڑ دیا ہے۔ 38 خبردار! تم وہ لوگ ہو کہ تمھیں اپنے مال میں سے تھوڑا سا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا کہا جاتا ہے اور تم سے سارا مال خرچ کرنے کا مطالبہ نہیں ہوتا، تو پھر بھی تم میں سے بعض بخل کرتے ہوئے وہ مطلوب حصہ خرچ کرنے سے ہاتھ روک لیتے ہیں۔ جو شخص معمولی سامان اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہاتھ روک لے، وہ دراصل اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ثواب سے خود کو محروم کر کے اپنی جان سے کنجوسی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے، وہ تمھارے خرچ کرنے کا محتاج نہیں جبکہ تم اس کے محتاج ہو۔ اگر تم اسلام چھوڑ کر کفر کی طرف جاؤ گے تو وہ تمھیں ہلاک کر دے گا اور تمھاری جگہ اور لوگوں کو لائے گا جو تم جیسے نہ ہوں گے بلکہ اس کے فرمانبردار ہوں گے۔

فوائد: ❀ منافقوں کے راز اور ان کے اندر کی خباثت ان کے چہروں کے اثرات اور اندازِ گفتگو سے نمایاں ہوتی ہے۔ ❀ آزمائش اور امتحان وہ دستورِ الٰہی ہے جو مومنوں کو منافقوں سے نمایاں کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کی نصرت اور صحیح راہنمائی کے ذریعے سے ان کی تائید کرتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر شفقت ومہربانی ہے کہ وہ ان سے سارا مال اپنی راہ میں خرچ کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ
مَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲﴾ وَّ
يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ
قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْۤا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا
عَظِيْمًا ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَ
الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ
غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾
وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾
اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾

سورۂ فتح مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: نبی اکرم ﷺ اور مومنوں کو فتح اور غلبے کی بشارت دینا۔

تفسیر: (1) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے صلح حدیبیہ کے ساتھ آپ کو واضح فتح عطا فرما دی۔

(2) تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی وہ ساری خطائیں معاف کر دے جو اس فتح سے پہلے آپ سے ہوئیں اور جو اس کے بعد ہوں گی، آپ کے دین کو غالب کر کے آپ پر اپنا احسان پورا کر دے اور آپ کو سیدھے راستے کی ہدایت دے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں۔ وہ اسلام کا سیدھا راستہ ہے۔

(3) اور (تاکہ) اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کے خلاف آپ کی زبردست مدد کرے، جسے کوئی روک نہ سکے۔

(4) اللہ ہی ہے جس نے ثابت قدمی اور سکون واطمینان مومنوں کے دلوں میں ڈال دیا تاکہ ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو۔ اکیلے اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں جن کے ساتھ وہ اپنے جن بندوں کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے اپنے بندوں کی بہتری کو خوب جاننے والا اور اپنی نصرت اور مدد پہنچانے میں کمال حکمت والا ہے۔

(5) تاکہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھنے والے مومن مردوں اور عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں اور ان سے ان کی برائیاں مٹا دے اور ان پر ان کی پکڑ نہ کرے۔ یہ مذکورہ امر، یعنی جنت کی صورت میں مطلوب پا لینا اور گناہوں کی پکڑ سے بچ کر خوف والی چیز سے دور ہو جانا، اللہ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔

(6) اور تاکہ وہ منافق مردوں اور عورتوں کو عذاب دے، اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے مردوں اور عورتوں کو بھی عذاب دے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے دین کی مدد نہیں کرے گا اور اپنے کلمے کو سربلند نہیں کرے گا۔ تو عذاب کی گردش انھی کی طرف لوٹ آئی ہے اور ان کے کفر اور برے گمان کی وجہ سے ان پر اللہ کا غضب ہے اور اس نے انھیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور آخرت میں ان کے لیے جہنم کا عذاب تیار کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جہنم نہایت برا ٹھکانا ہے جس کی طرف وہ لوٹیں گے۔

(7) آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے ہیں جن کے ساتھ وہ اپنے جن بندوں کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق و تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(8) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا۔ آپ قیامت کے دن اپنی امت پر گواہی دیں گے اور ایمان والوں کو اس نصرت و فتح اور غلبے کی خوشخبری دینے والے ہیں جو اللہ نے ان کے لیے دنیا میں تیار کیا ہے اور اس کی بھی جو اس نے ان کے لیے آخرت میں نعمتیں تیار کی ہیں۔ کافروں کو اس ذلت و رسوائی سے ڈرانے والے ہیں جو دنیا میں انھیں مومنوں کے ہاتھوں اٹھانی پڑے گی اور آخرت میں جو دردناک عذاب ان کا منتظر ہے، اس سے بھی خبردار کرنے والے ہیں۔

(9) تاکہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ، اور اس کے رسول (ﷺ) کی تعظیم اور عزت کرو اور صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو۔

فوائد: ❀ صلح حدیبیہ اسلام اور مسلمانوں کے لیے عظیم فتح کا پیش خیمہ تھی۔

❀ سکون ایمان کے اثرات میں سے ایک اثر ہے جو ثابت قدمی اور اطمینان پر آمادہ کرتا ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی کے خطرات اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ ان کے اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہے جو وہ اس کے بارے میں رکھتے ہیں۔

❀ رسول اکرم ﷺ کی تعظیم اور عزت کا واجب و فرض ہونا بیان کیا گیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ
فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ
1 ع 10 9 اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ
الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ
بِأَلْسِنَتِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ لَكُم مِّنَ
اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَنقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ
إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ
وَكُنتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَن لَّمْ يُؤْمِن بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا
أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ
يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٤﴾
سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا
ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن
تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ
بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾

(10) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ جو لوگ آپ سے بیعت رضوان کرتے ہیں، اس بات پر کہ وہ مکہ کے مشرکوں سے لڑیں گے، وہ یقیناً اللہ سے بیعت کرتے ہیں کیونکہ اسی نے انھیں حکم دیا ہے کہ وہ مشرکوں سے جنگ کریں اور وہی انھیں جزا دے گا۔ بیعت کے وقت اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر تھا اور وہ ان سے پوری طرح باخبر تھا، اس سے ان کی کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں، پھر جس نے یہ بیعت توڑی اور اللہ کے دین کی نصرت کا جو وعدہ اس سے کیا ہے، اسے پورا نہ کیا تو اس بیعت اور عہد و پیمان توڑنے کا نقصان اسی کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا کوئی نقصان نہیں اور جس نے اللہ کے دین کی نصرت کا جو وعدہ اس سے کیا، اسے پورا کیا تو وہ اسے ضرور جنت کی صورت میں عظیم جزا دے گا۔

(11) اے رسول (ﷺ)! جن دیہاتیوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہمراہ مکہ کی طرف سفر کرنے سے محروم رکھا، جب آپ انھیں ملامت کریں گے تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم اپنے مال اور بال بچوں کے دھیان میں لگے رہ گئے اور آپ کے ساتھ نہ جا سکے، لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے ہمارے گناہوں کی بخشش کی دعا کریں۔ وہ نبی اکرم ﷺ سے اپنے گناہوں کی بخشش کے معاملے میں اپنی زبانوں سے وہ کچھ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے کیونکہ انھوں نے بذاتِ خود اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کی۔ آپ ان سے کہہ دیں: اگر اللہ تمھارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے یا تمھیں نقصان پہنچانا چاہے تو اللہ کی طرف سے تمھارے لیے کوئی کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا بلکہ تم جو عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے، اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں، خواہ تم جتنا مرضی چھپا لو۔

(12) تمھارا عذر یہ نہیں تھا کہ تم مال اور اولاد کا دھیان رکھنے میں مشغول تھے، اس وجہ سے تم آپ (ﷺ) کے ساتھ چلنے سے معذور رہے بلکہ تمھارا گمان تو یہ تھا کہ رسول اکرم (ﷺ) اور آپ کے ساتھی سب ہلاک ہو جائیں گے اور وہ مدینہ میں اپنے گھر والوں کی طرف نہیں لوٹیں گے۔ شیطان نے تمھارے دلوں میں اس کو خوشنما بنا دیا تھا اور تم اپنے رب کے بارے میں برے گمان کرنے لگے تھے کہ وہ اپنے نبی کی مدد ہرگز نہیں کرے گا۔ دراصل تم لوگ اللہ کے ساتھ بدگمانی کرنے اور رسول (ﷺ) کا ساتھ دینے سے پیچھے رہنے کی وجہ سے تھے ہی ہلاک ہونے والے۔ (13) جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لایا تو وہ کافر ہے اور ہم نے قیامت کے دن اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے جس میں انھیں عذاب دیا جائے گا۔ (14) اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کے چاہے گناہ معاف کرے اور اپنے فضل سے اسے جنت میں داخل کرے اور جسے چاہے اپنے عدل سے عذاب دے اور اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے گناہ بے حد معاف کرنے والا ہے جو اس کے حضور توبہ کریں اور ان پر بڑا مہربان بھی ہے۔ (15) اے مومنو! عنقریب جب تم خیبر کی وہ غنیمتیں حاصل کرنے کے لیے جاؤ گے جن کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے تم سے صلح حدیبیہ کے بعد وعدہ کیا ہے، تب وہ لوگ کہیں گے جنھیں اللہ تعالیٰ نے پیچھے چھوڑا: ہمیں بھی اپنے ساتھ جانے دو تاکہ ہم بھی کچھ مال حاصل کریں۔ یہ پیچھے چھوڑ دیے جانے والے اپنے اس مطالبے سے چاہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو بدل دیں جو اس نے مومنوں سے صلح حدیبیہ کے بعد کیا کہ وہ صلح حدیبیہ میں شریک ہونے والوں ہی کو خیبر کی غنیمتیں دے گا۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم ان غنیمتوں کے لیے ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ خیبر کی غنیمتیں خاص طور پر صلح حدیبیہ میں شرکت کرنے والوں کے لیے ہیں۔ تب وہ ضرور اس کے جواب میں کہیں گے: تمھارا ہمیں خیبر کے لیے ساتھ جانے کی اجازت نہ دینا اللہ کے حکم سے نہیں بلکہ اس لیے ہے کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو۔ معاملہ ایسے نہیں جیسے یہ پیچھے چھوڑ دیے جانے والے سمجھ رہے ہیں بلکہ وہ اللہ کے حکم اور اس کے منع کیے ہوئے امور کی کم ہی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، اس لیے وہ اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ بیعتِ رضوان کی اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم قدر و منزلت ہے اور اس میں شریک ہونے والے رُوئے زمین کے افضل ترین لوگ تھے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی گناہوں اور نافرمانیوں کا باعث بنتی ہے اور یہ کبھی کفر تک لے جاتی ہے۔ ❀ کمزور ایمان والے گھبراہٹ اور پریشانی کے وقت تتر بتر ہو جاتے ہیں اور لالچ اور طمع کے وقت امڈ آتے ہیں۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ
شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا
حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾
لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
ع 2/7/10 الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ النصف
الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً
يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ
كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾
وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا
الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

(16) اے رسول (ﷺ)! دیہاتیوں میں سے جو لوگ آپ کے ساتھ مکہ جانے سے پیچھے رہ گئے تھے، ان کا امتحان لینے کے لیے ان سے کہہ دیں: عنقریب تمھیں ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلایا جائے گا کہ تم ان سے اللہ کی راہ میں لڑو گے یا وہ بغیر لڑائی کے مسلمان ہو جائیں گے، پھر اگر تم نے اللہ کی اطاعت کی کہ اس جنگ میں شامل ہو گئے تو وہ تمھیں بہت اچھا اجر دے گا اور وہ ہے جنت۔ اگر تم نے اس کی اطاعت سے منہ پھیر لیا جس طرح تم نے اس وقت منہ پھیرا تھا جب تم آپ ﷺ کے ساتھ مکہ نہ گئے تھے، تو وہ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔

(17) جو شخص اندھے پن، لنگڑے پن یا بیماری کی وجہ سے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے سے پیچھے رہا تو ایسے معذور پر کوئی گناہ نہیں۔ جو شخص اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں جاری ہیں اور جو شخص ان دونوں کی اطاعت سے منہ پھیرے تو اسے اللہ تعالیٰ دردناک عذاب دے گا۔

(18) یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جبکہ وہ حدیبیہ کے مقام پر درخت کے نیچے آپ سے بیعتِ رضوان کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو ایمان، اخلاص اور سچائی تھی، اللہ تعالیٰ نے اسے معلوم کر لیا، چنانچہ اس نے ان کے دلوں پر اطمینان نازل فرمایا اور انھیں اس کے بدلے میں قریب کی فتح، یعنی فتح خیبر عطا فرمائی اور یہ ان کے لیے اس کا صلہ اور معاوضہ تھا جو وہ مکہ میں داخل نہیں ہو سکے تھے۔

(19) اور انھیں بہت سی غنیمتیں عطا کیں جو وہ خیبر والوں سے لیں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے سب پر ایسا غالب ہے جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، وہ اپنی تخلیق و تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(20) اے مومنو! اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے جو مستقبل میں ہونے والی اسلامی فتوحات میں تم حاصل کرو گے، چنانچہ اس نے خیبر کی غنیمتیں تو جلد ہی تمھیں دے دیں اور یہودیوں کے ہاتھ بھی روک دیے جب انھوں نے تمھاری غیر موجودگی میں تمھارے بیوی بچوں کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا۔ اور تاکہ یہ جلد حاصل ہونے والی غنیمتیں تمھارے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد اور تائید کی علامت بن جائیں اور اللہ تعالیٰ تمھیں ایسا سیدھا راستہ دکھائے جس میں کوئی ٹیڑھ پن نہ ہو۔

(21) اللہ تعالیٰ نے تم سے دوسری کئی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن پر ابھی تک تم نے قدرت حاصل نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ ہی ان پر قدرت رکھتا ہے اور وہ اس کے علم اور تدبیر میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز اور بے بس نہیں کر سکتی۔

(22) اے مومنو! اگر تم سے ان لوگوں نے جنگ کی جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا تو وہ ضرور تمھارے سامنے شکست کھا کر بھاگ نکلیں گے، پھر انھیں کوئی کارساز نہ ملے گا جو ان کے امور کی نگرانی کرے اور نہ تمھارے خلاف لڑائی میں کوئی ان کی مدد کرنے والا ہو گا۔

(23) ہر زمان و مکان میں یہ بات ثابت ہے کہ آخر کار مومن غالب ہوں گے اور کافر شکست کھائیں گے۔ ان جھٹلانے والوں سے پہلے جو امتیں گزری ہیں، ان میں اللہ تعالیٰ کا یہی دستور اور طریقہ رہا ہے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ اللہ تعالیٰ کے دستور میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔

فوائد: ❀ قرآن مجید نے جن غیبی امور کے بارے میں خبر دی، وہ بعد میں اسی طرح واقع ہوئے جیسے کہ اسلامی فتوحات اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

❀ شریعت کے احکام نرمی اور آسانی پر مبنی ہیں۔

❀ بیعت رضوان والوں کو دوہرا اجر ملا، ایک جلد دنیا میں اور دوسرا جو ان کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر کے رکھا گیا ہے۔

❀ حق اور اہلِ حق کا، باطل اور اہلِ باطل پر غلبہ دستورِ الٰہی ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ
مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾
هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ
مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ
لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ
كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ ع 3/9/11
لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ
لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا
قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾

(24) وہی ہے جس نے حدیبیہ کے موقع پر مشرکوں کے ہاتھ تم سے روک دیے جب ان میں سے اسّی کے قریب آدمی آئے جو تمھیں نقصان پہنچانا چاہتے تھے اور تمھارے ہاتھ ان سے روک لیے، چنانچہ تم نے ان سے لڑائی کی نہ انھیں کوئی تکلیف پہنچائی بلکہ تم نے ان کے گرفتار ہونے والوں کو چھوڑ دیا، بعد اس کے کہ اس نے تمھیں انھیں قیدی بنانے پر قدرت دی تھی۔ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے، اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں۔

(25) یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا، تمھیں مسجد الحرام سے روکا اور ہدی، یعنی قربانی کے جانوروں کو بھی روکا تو وہ حرم میں ذبح کی جگہ نہ پہنچ سکے۔ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے وہ مرد و خواتین موجود نہ ہوتے جنھیں تم پہچانتے نہیں اور احتمال تھا کہ لاعلمی میں تم کافروں کے ساتھ انھیں بھی قتل کر دو گے اور پھر تمھیں ان کے قتل کا گناہ بھی اٹھانا پڑے گا اور دیتیں بھی دینی پڑیں گی، تو تمھیں ضرور مکہ فتح کرنے کی اجازت مل جاتی مگر ایسا نہیں ہوا تاکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے جیسا کہ اس نے مکّہ میں رہنے والے مومنوں کو کیا۔ اگر مکّہ میں کافر مومنوں سے الگ ہوتے تو ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کرنے والوں کو ضرور دردناک عذاب دیتے۔

(26) جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کرنے والوں نے اپنے دلوں میں تعصب رکھا اور تعصب بھی جاہلیت والا جس کا حق کی تائید و اثبات سے کوئی تعلق نہیں، جو صرف خواہشات پرستی پر مبنی ہوتا ہے، اسی وجہ سے انھوں نے حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا، اس عار کے ڈر سے کہ (دنیا کہے گی:) وہ ان پر غالب آ گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اپنے رسول (ﷺ) اور ایمان والوں پر سکون و اطمینان نازل فرمایا اور انھیں مشرکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے غصہ نہیں آیا کہ وہ بھی ان کی طرح مکّہ میں داخل ہونے کا اصرار کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کلمۂ حق، یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر جمائے رکھا اور اس بات پر کہ وہ اس کا حق ادا کریں، چنانچہ وہ اس پر قائم رہے اور ایمان والے ہی دوسروں کی نسبت اس کلمے کے زیادہ حق دار تھے اور اس خیر کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں جان لی، وہی اس کے صحیح طور پر اہل تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ (27) یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (ﷺ) کو حق کے ساتھ سچا خواب دکھایا جب اس نے آپ (ﷺ) کو خواب دکھایا اور آپ نے یہ خواب اپنے صحابہ کو بتایا اور وہ یہ تھا کہ آپ (ﷺ) اور آپ کے ساتھی دشمن سے بے خوف و خطر امن کے ساتھ اللہ کے گھر میں داخل ہوں گے۔ عمرے کے مناسک سے فراغت کا اعلان کرتے ہوئے کچھ نے اپنے سروں کے بال منڈوائے ہوں گے اور کچھ نے کٹوائے ہوں گے۔ اے مومنو! اللہ تعالیٰ کو تمھاری بہتری کا جس قدر علم ہے، تمھیں خود بھی نہیں، اس لیے اس نے مکّہ میں داخل ہونے کا خواب پورا کرنے سے پہلے اس سال تمھیں قریب والی فتح عطا کر دی اور اس فتح کا آغاز اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ سے کیا اور پھر اس کے بعد حدیبیہ میں حاضر ہونے والے مومنوں کے ہاتھوں خیبر کی فتح نصیب فرمائی۔ (28) اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو واضح بیان اور دینِ حق دے کر بھیجا اور وہ ہے دینِ اسلام تاکہ اسے تمام مخالف دینوں پر غالب کرے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر گواہ ہے اور اللہ تعالیٰ بطور گواہ کافی ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا بہت بڑا جرم ہے جس کا ارتکاب کرنے والے دردناک عذاب کے حق دار ہیں۔
❀ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بہتری کے لیے جو تدبیریں کرتا ہے، وہ بندوں کے محدود علم سے بہت آگے ہیں۔
❀ دینی تعلق ترک کر کے اس کی جگہ خاندانی تعصب یا جاہلیت کے طریقہ کار کو رواج دینے سے بچنے کا حکم ہے۔
❀ دینِ اسلام کا غلبہ دستورِ الٰہی اور اللہ تعالیٰ کا یقینی وعدہ ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَمَثَلُهُمْ فِي
الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى
عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

معانقة 15 – عند المتأخرين 12 | ع 4 / 3 / 12

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا
اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾

(29) محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے صحابہ جو آپ کے ساتھ ہیں وہ جنگ کرنے والے کافروں پر بہت سخت اور آپس میں نہایت رحمدل اور الفت ومحبت رکھنے والے ہیں۔ اے دیکھنے والے! تو انھیں اللہ پاک کے سامنے رکوع اور سجدے میں دیکھے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرتے ہیں کہ وہ انھیں بخش کر اور نہایت اچھا بدلہ دے کر ان پر اپنا فضل واحسان فرمائے اور ان سے خوش ہو جائے۔ ان کی نشانی ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات ہیں جو ان کی چال ڈھال اور چہروں پر نماز کے نور سے ظاہر اور نمایاں ہوتی ہے۔ ان کا یہی وصف موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی تورات میں ہے۔ جہاں تک عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی انجیل میں ان کے وصف کا ذکر ہے تو وہ یہ ہے کہ وہ باہمی تعاون اور کمال میں اس کھیتی کی طرح ہیں جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا اور موٹی ہوگئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی۔ اس کی مضبوطی اور کمال سے کسان خوش ہوتے ہیں، تا کہ اللہ ان کے ذریعے سے کافروں کو غصہ دلائے، جب وہ ان میں مضبوطی و یکسانیت اور کمال دیکھیں۔ صحابہ میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ان سے اللہ تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش کا وعدہ کیا ہے، چنانچہ ان کے گناہوں پر اُن کی پکڑ نہیں ہوگی اور اپنی طرف سے ثوابِ عظیم کا وعدہ کیا ہے اور وہ ہے جنت۔

سورۂ حجرات مدنی ہے

سورت کے بعض مقاصد: زبان کا علاج اور فرد کے ایمان اور معاشرے کے اخلاق پر اس کے اثرات۔

تفسیر: (1) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کی پیروی کرنے والو! اپنے قول وفعل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھاری باتیں خوب سننے والا، تمھارے افعال خوب جاننے والا ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔

(2) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کی پیروی کرنے والو! اللہ کے رسول (ﷺ) سے ادب کے ساتھ پیش آؤ اور نبیٔ اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی آوازیں آپ کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ بلند آواز سے آپ کا نام لے کر آپ کو آواز دو جس طرح تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو بلکہ آپ کو نبی یا رسول کہہ کر نرمی سے مخاطب کرو۔ (بصورت دیگر) خطرہ ہے کہ کہیں اس وجہ سے تمھارے اعمال کا ثواب ضائع نہ ہو جائے اور تمھیں ان کا ثواب ضائع ہونے کی خبر اور احساس بھی نہ ہو۔

(3) بلاشبہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تقویٰ کے لیے جانچ لیا ہے اور انھیں اس کے لیے چن لیا ہے۔ ان کے لیے ان کے گناہوں کی بخشش ہے کہ وہ ان کی پکڑ نہیں کرے گا اور ان کے لیے قیامت کے دن عظیم بدلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل کرے گا۔

(4) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ دیہاتیوں میں سے جو آپ کو آپ کی بیویوں کے حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں، ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

فوائد: ❀ مومن کے ساتھ رحمت ونرمی اور پیار محبت کرنا جبکہ جنگ کرنے والے کافر کے ساتھ سختی کرنا اسلام کا حکم ہے۔

❀ باہمی تعاون اور مضبوط تعلق آپ ﷺ کے صحابہ کے اخلاق کا حصہ تھا۔

❀ جو شخص اپنے دل میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں دشمنی اور نفرت رکھے، اس کے کافر ہونے کا خدشہ ہے۔

❀ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ، آپ کی سنت کے ساتھ اور آپ کے ورثاء علمائے کرام کے ساتھ ادب واحترام والا معاملہ رکھنا فرض ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ⑤ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا أَن
تُصِيبُوا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِينَ ⑥ وَاعْلَمُوٓا
أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللّٰهِ ۚ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ
لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ
الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُونَ ⑦ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ⑧ وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدٰىهُمَا عَلَى
الْأُخْرٰى فَقٰتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيٓءَ إِلٰٓى أَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ
فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓا ۖ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ⑨
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
الثلثة تُرْحَمُونَ ⑩ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسٰىٓ أَن ع 1 10 13
يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّن نِّسَآءٍ عَسٰىٓ أَن يَكُنَّ خَيْرًا
مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوٓا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقٰبِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ⑪

(5) اے رسول (ﷺ)! اگر یہ لوگ، جو آپ کو آپ کی بیویوں کے حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں، صبر کرتے اور آپ کو آوازیں نہ دیتے یہاں تک کہ آپ خود ان کے پاس تشریف لے آتے اور یہ نہایت نیچی آواز سے آپ سے بات کرتے تو یہ ان کے لیے حجروں کے باہر سے پکارنے سے کہیں بہتر ہوتا، اس لیے کہ اس میں نبیٔ اکرم ﷺ کا احترام و تعظیم ہے۔ ان میں سے اور ان کے علاوہ جو بھی توبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بے حد بخشنے والا، ان کی جہالت کی وجہ سے انھیں معاف کرنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔ (6) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اگر کوئی فاسق و فاجر کسی قوم کے بارے میں کوئی خبر دے تو اس کی خبر کے صحیح یا غلط ہونے کی تحقیق کر لیا کرو اور اس کی تصدیق میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم بغیر تحقیق کے اس خبر کو سچا سمجھتے ہوئے کسی قوم کو تکلیف دینے کا جرم کر بیٹھو جبکہ ان کے معاملے کی حقیقت سے تم ناواقف ہو، پھر جب اس کی خبر کا جھوٹ ہونا تم پر واضح ہو تو تمھیں ان کو تکلیف پہنچانے پر پچھتانا پڑے۔ (7) اے ایمان والو! تم جان لو کہ تمھارے درمیان اللہ کے رسول (ﷺ) موجود ہیں جن پر وحی نازل ہوتی ہے، لہٰذا جھوٹ بولنے سے بچو ورنہ ان پر وحی نازل ہوگی جو انھیں تمھارے جھوٹ کی خبر دے دے گی۔ رسول اللہ ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ تمھاری بھلائی اور بہتری کس میں ہے۔ اگر وہ بہت سے معاملات میں تمھاری تجاویز مان لیں تو یقیناً تم ایسی مشکلات میں پڑ جاؤ جو وہ تمھارے لیے پسند نہیں کرتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایمان کو تمھارا محبوب بنا دیا اور اسے تمھارے دلوں میں سجا دیا تو تم ایمان لے آئے اور اس نے کفر، اپنی اطاعت سے منہ موڑنے اور گناہ و نافرمانی کو تمھاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا۔ انھی صفات کے حامل لوگ ہی رشد و ہدایت کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ (8) یہ جو تمھارے دلوں میں خیر اور بھلائی کی چاہت اور شر سے نفرت تمھیں نصیب ہوئی ہے، یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جو اس نے تم پر کیا ہے اور اس کا خاص انعام ہے جو اس نے تمھیں عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے شکر گزار کو خوب جانتا ہے اور اسے توفیق عطا کرتا ہے اور وہ کمال حکمت والا ہے کہ ہر چیز کو اس کی مناسب جگہ رکھتا ہے۔ (9) اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اے ایمان والو! انھیں اللہ کی شریعت کے مطابق اپنے اختلاف کا فیصلہ کرانے کی دعوت دے کر ان میں صلح کرا دو، پھر اگر ان میں سے کوئی ایک صلح کا انکار کرے اور زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے گروہ سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف لوٹ آئے، پھر اگر وہ اللہ کے فیصلے کی طرف لوٹ آئے تو ان کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور ان کے درمیان اپنے فیصلے میں عدل کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اپنے فیصلوں میں انصاف کرتے ہیں۔ (10) بلاشبہ سارے ایمان والے آپس میں اسلامی بھائی ہیں اور اے ایمان والو! اسلامی اخوت اور بھائی چارے کا تقاضا ہے کہ تم اپنے دو جھگڑنے والے بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ۔ اللہ سے ڈرو اس کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (11) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تم میں سے کوئی قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ جن کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، وہ اللہ کے نزدیک زیادہ بہتر ہوں اور اعتبار اسی کا ہے جو اللہ کے پاس ہے۔ اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ جن عورتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بہتر ہوں۔ اپنے بھائیوں پر عیب نہ لگاؤ، وہ تمھارے اپنے قائم مقام ہیں۔ نہ تم ایک دوسرے کو برے القاب دے کر عار اور شرم دلاؤ جیسا کہ بعض انصاری رسول اکرم ﷺ کی آمد سے پہلے کرتے تھے۔ تم میں سے جس نے ایسا کیا، وہ فاسق ہے۔ ایمان کے بعد نہایت برا وصف یہ ہے کہ کوئی فسق و فجور میں پڑے اور جنھوں نے ان نافرمانیوں سے توبہ نہ کی، وہی لوگ اپنی کی ہوئی نافرمانیوں کی وجہ سے خود کو ہلاکت کے منہ میں ڈال کر اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔

فوائد: ❀ خبروں کی صحت کی تحقیق کرنا فرض ہے بالخصوص جب کسی خبر پھیلانے والے انسان پر فسق و فجور کا الزام ہو۔ ❀ آپس میں لڑنے والے مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا فرض ہے اور جو گروہ زیادتی کرنے پر اڑا ہوا ہو اور صلح نہ مانے تو اس کے خلاف لڑنا جائز ہے۔ ❀ ایمانی اخوت کے درج ذیل تقاضے ہیں: 1۔ دو جھگڑنے والوں کے درمیان صلح کرانا۔ 2۔ ایسے مذاق سے بچنا جس سے دوسرے کے جذبات مجروح ہوں۔ 3۔ ایک دوسرے پر عیب لگانے سے باز رہنا۔ 4۔ ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارنا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ
لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾
يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ
لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾
قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ
مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ
اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ
قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ
هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

2 ع 8 14

(12) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! ایسے بہت سے گمانوں سے دور رہو جن کو ثابت کرنے کے لیے اسباب وقرائن کی کوئی بنیاد نہ ہو۔ بلاشبہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں جیسے ظاہری طور پر نیک آدمی کے بارے میں برا گمان رکھنا۔ ایمان والوں کے عیبوں کی ٹوہ میں رہو نہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا اس انداز میں ذکر کرے جو اسے ناپسند ہو، بلاشبہ اس انداز سے اس کا ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو، اس کے مردہ ہونے کی صورت میں اس کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟! لہٰذا اس کی غیبت کو بھی ناپسند کرو کیونکہ وہ بھی مردہ بھائی کا گوشت کھانے کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے رجوع کرنے والے بندوں کی توبہ بہت قبول کرنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(13) اے لوگو! بلاشبہ ہم نے تمھیں ایک مرد، اور وہ ہیں تمھارے باپ آدم (علیہ السلام)، اور ایک عورت، اور وہ ہیں تمھاری ماں حوا، سے پیدا کیا، اس لیے تمھارا نسب ایک ہی ہے، لہٰذا نسب کے معاملے میں تم ایک دوسرے پر فخر نہ کرو، پھر ہم نے تمھیں بہت سے کنبوں اور مختلف قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، نہ کہ اس پر فخر کرو کیونکہ امتیاز اور برتری تو صرف تقویٰ سے ہے، اس لیے فرمایا: تم میں سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ تقوے والا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے احوال خوب جاننے والا اور تمھارے کمال اور نقص سے پوری طرح باخبر ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(14) بعض دیہاتی جب نبیٔ اکرم ﷺ کے پاس آئے تو انھوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو: ہم نے تسلیم کر لیا ہے اور مطیع ہو گئے ہیں جبکہ ایمان ابھی تک تمھارے دلوں میں نہیں اترا اور امید ہے کہ اتر جائے گا۔ اے دیہاتیو! اگر تم ایمان لانے، نیک عمل کرنے اور حرام کی ہوئی چیزوں اور باتوں سے بچنے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو تو اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(15) مومن تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر ان کے ایمان میں شک کی ملاوٹ نہ ہوا اور انھوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اس میں ذرا کنجوسی سے کام نہ لیا۔ انھی مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی اپنے ایمان میں سچے ہیں۔

(16) اے رسول (ﷺ)! ان دیہاتیوں سے کہہ دیں: کیا تم اپنے دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو آگاہ کر رہے ہو؟! حالانکہ اللہ تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کو جانتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں، اس لیے وہ تمھارا محتاج نہیں کہ تم اسے اپنے دین سے آگاہ کرو۔

(17) اے رسول (ﷺ)! یہ دیہاتی اپنے مسلمان ہونے کا آپ پر احسان جتاتے ہیں۔ ان سے کہہ دیں: مجھ پر احسان نہ جتاؤ کہ تم اللہ کے دین میں داخل ہوئے ہو۔ اس کا فائدہ اگر ہوا تو تمھیں ہی ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے تمھیں ایمان لانے کی توفیق دی اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ تم دینِ اسلام میں داخل ہو گئے ہو۔

(18) بلاشبہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے غیب جانتا ہے اور زمین کے غیب بھی جانتا ہے، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ ضرور تمھیں اچھے اور برے اعمال کا بدلہ دے گا۔

فوائد: ❀ نیک لوگوں کے بارے میں برا گمان رکھنا گناہ ہے اور برے لوگوں سے بچنے کے لیے ان کے بارے میں بدگمانی رکھنا جائز ہے۔ ❀ تمام انسانوں کی اصل ایک ہونے کا تقاضا ہے کہ نسب کی بنا پر ایک دوسرے پر فخر نہ کیا جائے۔ ❀ ایمان صرف لفظوں کا نام نہیں کہ اعتقاد اس کے موافق نہ ہو بلکہ دل سے اعتقاد، زبان سے اقرار اور عمل سے اظہار کرنے کا نام ایمان ہے۔ ❀ ہدایت کی توفیق صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور یہ محض اللہ کا فضل اور اس کی عنایت ہے، کسی کا حق نہیں۔

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

المنزل (7)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ
ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا
كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥
اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا
مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨
وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩
وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝١٠ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ
بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ
الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝١٢ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝١٣ وَّاَصْحٰبُ
الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝١٤
اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝١٥ ع

1 ع 15 15

سورۂ ق مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: موت اور دوبارہ اٹھائے جانے کا تذکرہ کرکے دلوں کو وعظ ونصیحت کرنا۔

تفسیر: (1) ﴿قٓ﴾ اس طرح کے حروفِ مقطعات پر تفصیلی کلام سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ قرآن کریم میں پائے جانے والے عظیم معانی اور خیر وبرکت کی کثرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی ہے کہ قیامت کے دن ضرور تمھیں حساب کتاب اور جزا کے لیے اٹھایا جائے گا۔

(2) ان کے آپ کو ٹھکرانے کا سبب یہ نہیں کہ وہ آپ سے جھوٹ بولنے کی امید رکھتے ہیں۔ وہ آپ کی سچائی سے بخوبی واقف ہیں بلکہ وہ اس بات پر حیران ہیں کہ انھی کی جنس سے انھیں ڈرانے والا رسول آگیا اور فرشتوں کی نسل سے نہیں آیا۔ انھوں نے اپنی حیرانی کی وجہ سے کہا: کسی بشر کا ہماری طرف رسول بن کر آنا ایک عجیب چیز ہے۔

(3) کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے تو دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟! یہ دوبارہ اٹھنا اور گلے سڑے جسموں میں دوبارہ زندگی کا لوٹ آنا محال ہے۔ ممکن نہیں کہ ایسا ہو۔

(4) ان کی موت کے بعد زمین ان کے جسموں سے جو کچھ کھاتی اور کم کرتی ہے، ہمیں اس کا خوب علم ہے۔ اس میں سے کوئی چیز ہم سے چھپی نہیں۔ ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو ہر اس چیز کو محفوظ کرنے والی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی اور موت کے بعد ان کے مقدر میں کر رکھی ہے۔

(5) بلکہ ان مشرکوں کے پاس جب رسول (ﷺ) قرآن لے کر آئے تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا اور وہ ایک الجھاؤ میں پڑ گئے اور اس کے بارے میں وہ کسی ایک بات اور نظریے پر نہیں ٹکتے۔

جب اللہ نے مشرکوں کے دوبارہ اٹھائے جانے کے انکار کا ذکر کیا تو اس کے واقع ہونے کے دلائل ذکر کرکے انھیں نصیحت فرمائی، چنانچہ فرمایا:

(6) دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے ان لوگوں نے کیا اپنے اوپر موجود آسمان میں غور وفکر نہیں کیا کہ ہم نے اسے کیسے پیدا کیا، بنایا سنوارا اور اس کی سجاوٹ کے لیے اس میں ستارے رکھ دیے اور اس میں کوئی شگاف بھی نہیں جو اسے عیب دار کرے؟! سو جس نے یہ آسمان بنایا، وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرکے اٹھانے سے عاجز نہیں۔ (7) زمین کو ہم نے بچھا کر اسے رہائش کے قابل بنا دیا، اس میں ہم نے جامد اور بے حس وحرکت پہاڑ ڈال دیے تاکہ وہ حرکت نہ کرے اور اس میں ہر طرح کی خوشنما نباتات اور درخت اگا دیے۔

(8) یہ سب کچھ ہم نے اس لیے پیدا کیا تاکہ اطاعت کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہر بندے کے لیے یہ سُوجھ بُوجھ اور نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہو۔ (9) ہم نے آسمان سے ایسا پانی نازل کیا جو بہت نفع بخش اور خیر وبرکت والا ہے، پھر ہم نے اس پانی سے باغات اگائے اور گندم وغیرہ کے کھیت اگائے جنھیں تم کاٹتے ہو۔ (10) اور اس کے ساتھ ہم نے کھجوروں کے اونچے اونچے درخت اگائے جن کے خوشے ایک دوسرے کے اوپر تہ بہ تہ ہیں۔ (11) ہم نے اس میں سے بندوں کی روزی کے لیے اگایا جو بھی اگایا جس سے وہ کھاتے ہیں اور اس پانی سے ہم نے مردہ شہر کو زندہ کر دیا جس میں پہلے نباتات نہیں تھیں۔ جس طرح ہم نے اس بارش سے اس شہر کو زندہ کیا جس میں نباتات کا وجود نہیں تھا، اسی طرح ہم مردوں کو زندہ کریں گے تو وہ زندہ ہو کر نکلیں گے۔ (12) اے رسول (ﷺ)! آپ کو جھٹلانے والے ان لوگوں سے پہلے بھی کئی قوموں نے اپنے نبیوں کو جھٹلایا، چنانچہ قوم نوح اور کنویں والوں نے جھٹلایا اور ثمود نے بھی جھٹلایا۔ (13) اور عاد، فرعون اور قومِ لوط نے بھی جھٹلایا۔ (14) اور قومِ شعیب، یعنی اَیکہ والوں اور یمن کے بادشاہ تُبّع کی قوم نے بھی جھٹلایا۔ ان سب اقوام نے اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر اللہ کے عذاب کا وعدہ پورا ہوا۔ (15) کیا ہم پہلی بار تمھاری تخلیق سے تھک گئے کہ ہم تمھیں دوبارہ اٹھانے سے عاجز آجائیں گے؟! بلکہ یہ لوگ اپنی پہلی تخلیق کے بعد نئی پیدائش کے بارے میں حیرت میں مبتلا ہیں۔

فوائد: ❀ مشرکین نبوت کو بشر کے لیے محال سمجھتے اور پتھروں کو معبود کا درجہ دے دیتے تھے! ❀ آسمانوں اور زمین کی تخلیق، بارش کا نازل کرنا، بنجر زمین سے نباتات اگانا اور پہلی بار پیدا کرنا، یہ سب دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیلیں ہیں۔ ❀ رسولوں کو جھٹلانا پہلی امتوں کی بھی عادت رہی ہے اور جھٹلانے والوں کو سزا دینا اللہ تعالیٰ کا دستور رہا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ١٦ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ
الشِّمَالِ قَعِيدٌ ١٧ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ١٨ وَ
جَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ١٩ وَنُفِخَ
فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ٢٠ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ
وَشَهِيدٌ ٢١ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ٢٢ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۚ ٢٣
أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ٢٤ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُرِيبٍ ٢٥
الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ٢٦
قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ٢٧ قَالَ
لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمْ بِالْوَعِيدِ ٢٨ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ٢٩ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ ع 2 14 16
وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ٣٠ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ٣١
هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ٣٢ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ
وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ٣٣ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ٣٤

16 یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے دل میں آنے والے خیالات اور دماغ میں آنے والی سوچوں کو بھی جانتے ہیں اور ہم اس کی اس شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں جو حلق کے ایک کنارے سے دل کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ 17 جب لکھنے والے دو فرشتے اس کے عمل لکھتے ہیں، ایک دائیں طرف بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا اس کی بائیں جانب بیٹھا ہے۔ 18 وہ کوئی بھی بات منہ سے نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس اس کی بات نوٹ کرنے کے لیے نگہبان فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ 19 موت کی شدت حق لے کر آ پہنچی جس سے بھاگنے کی کوئی صورت نہیں۔ اے غافل انسان! یہ ہے وہ جس سے تو بدکتا اور بھاگتا پھرتا تھا۔ 20 اور صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ دوسری دفعہ نرسنگھے میں پھونک مار دے گا، یہی قیامت کا دن ہوگا، کافروں اور نافرمانوں کے لیے عذاب کی وعید کا دن۔ 21 ہر انسان اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ اسے لانے والا فرشتہ ہوگا اور ایک فرشتہ اس کے اعمال کی گواہی دینے والا ہوگا۔ 22 اس لائے گئے انسان سے کہا جائے گا: یقیناً اپنی شہوتوں اور لذتوں سے دھوکا کھانے کے سبب تو دنیا میں اس دن سے غافل رہا، سو اب جس عذاب اور کرب کا تو مشاہدہ کر رہا ہے، اس کے سبب ہم نے تیرے سامنے سے غفلت کا پردہ اٹھا دیا ہے، چنانچہ آج تیری نگاہ بہت تیز ہے جس سے تو ہر اس چیز کو جان رہا ہے جس سے تو غافل تھا۔ 23 اس کا ساتھی جو فرشتوں میں سے اس پر مقرر تھا، کہے گا: یہ اس کا سارا عمل بغیر کسی کمی و زیادتی کے میرے پاس حاضر ہے۔ 24 اللہ تعالیٰ لانے والے اور گواہ دونوں فرشتوں سے کہے گا: تم دونوں ہر حق کے منکر اور اس سے سرکشی کرنے والے کو جہنم میں ڈال دو۔ 25 وہ جو ان حقوق کو بہت زیادہ روکنے والا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کیے تھے، اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والا، اور اللہ کی طرف سے بیان کیے گئے وعدے وعید میں شک کرنے والا تھا۔ 26 جس نے اللہ کے ساتھ اور معبود بنا رکھا تھا جسے وہ اس کے ساتھ عبادت میں شریک کرتا تھا، لہٰذا تم دونوں اسے سخت عذاب میں ڈال دو۔

27 اس کا شیطان ساتھی اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود حق سے بھٹکا ہوا دور دراز کی گمراہی میں تھا۔ 28 اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے سامنے مت جھگڑو کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، یقیناً میں نے تو تمھیں دنیا ہی میں وہ سخت وعید پہنچا دی تھی جسے میرے رسول لے کر آئے، جو میرے ساتھ کفر کرنے اور میری نافرمانی کرنے والے ہر شخص کے لیے تھی۔ 29 میرے ہاں بات بدلتی نہیں۔ میرے وعدوں کے خلاف بھی نہیں ہوتا اور نہ میں اپنے بندوں کی نیکیوں میں کمی کر کے ان پر زیادتی کرتا ہوں اور نہ ان کے گناہوں میں اضافہ کر کے ظلم کرتا ہوں بلکہ ان کے عملوں کی انھیں جزا دوں گا۔ 30 جس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے: کیا تو ان کافروں اور نافرمانوں سے بھر گئی ہے جو تیرے اندر ڈالے گئے؟ اس پر وہ اپنے رب کو جواب دے گی: کیا مزید کچھ ہے؟ اپنے رب کے غضب کی وجہ سے مزید کا مطالبہ کرے گی۔

جب اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے سخت وعید کا ذکر فرمایا تو ساتھ ہی ان نعمتوں کا ذکر کر دیا جو اس نے اپنے مومن بندوں کے لیے تیار کی ہیں، چنانچہ فرمایا: 31 جنت ان پرہیزگاروں کے بالکل قریب کر دی جائے گی جو اپنے رب کے حکم مانتے رہے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچتے رہے، پھر وہ اس کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے جو ان سے ذرا دور نہ ہوں گی۔ 32 ان سے کہا جائے گا: یہ ہے وہ جس کا اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ہر اس شخص سے وعدہ کیا تھا جو توبہ کے ساتھ اپنے رب کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والا تھا، اپنے رب کے لازم کیے ہوئے حکموں کی پابندی کرنے والا تھا۔ 33 جو خلوت میں اللہ سے ڈر گیا جبکہ اسے اللہ کے سوا کوئی بھی نہ دیکھتا تھا اور وہ اللہ کی طرف توجہ کرنے والا اور اس کی طرف بہت رجوع کرنے والا قلبِ سلیم لے کر اللہ سے ملا۔ 34 ان سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ اس اعزاز کے ساتھ کہ تم ہر اس چیز سے سلامتی میں ہو جو تمھیں ناپسند ہے۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے جس کے بعد فنا نہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ انسان کے دل میں پیدا ہونے والے اچھے اور برے جذبات کو بھی جانتا ہے۔
❀ آخرت کے گھر سے غافل رہنے کے خطرناک نتائج ہیں۔
❀ اللہ تعالیٰ کے لیے عدل کی صفت ثابت ہے۔

لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم
مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ
شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ
أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ
فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ
قَرِيبٍ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾
إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ
سِرَاعًا ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا
أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾ ع 3 16 17

سُورَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا ﴿٣﴾ فَالْمُقَسِّمَاتِ
أَمْرًا ﴿٤﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾

(35) اس میں ان کے لیے من پسند اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں ہوں گی اور ہمارے پاس مزید ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال ہی گزرا ہے اور ان میں اللہ پاک کا دیدار بھی ہے۔

(36) کتنی ہی امتیں ایسی تھیں جنھیں ہم نے اہلِ مکہ کے ان جھٹلانے والے مشرکین سے پہلے ہلاک کر دیا، وہ قوت وطاقت میں بھی ان سے بڑھ کر تھیں، پھر وہ شہروں میں عذاب سے بچنے کا کوئی ٹھکانا ڈھونڈتے ہی رہ گئے مگر انھیں کوئی بھاگنے کی جگہ نہ ملی۔

(37) بلاشبہ ان مذکورہ پہلی امتوں کی ہلاکت وتباہی میں ایک سبق اور نصیحت ہے ہر اس شخص کے لیے جو سوجھ بوجھ والا دل رکھتا ہو یا دل سے حاضر ہو کر پوری خاموشی سے کان لگائے اور غافل بھی نہ ہو۔

(38) یقیناً ہم نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے، اسے چھ دنوں میں بنایا، حالانکہ ہم اسے ایک لمحے میں پیدا کر سکتے تھے اور ہمیں ذرا تھکاوٹ نہیں ہوئی جیسا کہ یہودی کہتے ہیں۔

(39) لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اس پر صبر کریں جو یہودی وغیرہ کہتے ہیں اور آپ اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے اس کے لیے سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز پڑھیں اور اس کے غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز پڑھیں۔

(40) اور رات کے کچھ حصے میں بھی اس کے لیے نماز پڑھیں اور نمازوں کے بعد اس کی تسبیح کریں۔

(41) اے رسول (ﷺ)! توجہ سے سنیں جس دن صور پھونکنے پر مقرر فرشتہ صور میں قریب ہی کی جگہ سے دوسری بار پھونکے گا۔

(42) جس دن تمام مخلوقات حق کے ساتھ دوبارہ اٹھائے جانے کی تند وتیز چیخ کو بغیر شک وشبہ کے سن لیں گی۔ یہی دن جس میں وہ یہ چیخ سنیں گے، مُردوں کے حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے قبروں سے نکلنے کا دن ہوگا۔

(43) بلاشبہ ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں۔ ہمارے سوا کوئی زندہ کرنے والا ہے نہ مارنے والا اور صرف ہماری طرف ہی قیامت کے دن بندوں کو حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے لوٹنا ہے۔

(44) جس دن زمین ان سے پھٹ جائے گی تو وہ دوڑتے ہوئے نکلیں گے، یہ جمع کر لینا ہم پر بہت ہی آسان ہے۔

(45) ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو یہ جھٹلانے والے لوگ کہہ رہے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! آپ ان پر مسلط نہیں کیے گئے کہ زبردستی انھیں ایمان لانے پر مجبور کریں۔ آپ تو صرف اس چیز کے پہنچانے والے ہیں جس کے پہنچانے کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے، لہٰذا آپ قرآن کے ساتھ ان کافروں اور نافرمانوں کو نصیحت کریں جو میری وعید (سزا کے وعدے) سے ڈرتے ہیں کیونکہ ڈرنے والا ہی وعظ ونصیحت حاصل کرتا ہے جب اسے نصیحت کی جائے۔

سورۂ ذاریات مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: جنوں اور انسانوں کو روشناس کرانا کہ ان کے رزق کا سرچشمہ اکیلا اللہ ہے تاکہ وہ اس کے لیے عبادت کو خالص کریں۔

تفسیر: (1) اللہ تعالیٰ ان ہواؤں کی قسم کھاتا ہے جو مٹی اڑاتی ہیں۔ (2) اور ان بادلوں کی قسم کھاتا ہے جو بھرپور اور بڑی مقدار میں پانی اٹھاتے ہیں۔ (3) اور ان کشتیوں کی قسم جو سمندر میں آسانی اور سہولت کے ساتھ چلتی ہیں۔ (4) اور ان فرشتوں کی قسم جو بندوں کے وہ امور تقسیم کرتے ہیں جن کی تقسیم کا اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا ہے۔ (5) بلاشبہ تمھارے رب نے تم سے جس حساب کتاب اور جزا سزا کا وعدہ کیا ہے، یقیناً وہ برحق ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ (6) بندوں کا حساب ہر صورت قیامت کے دن ضرور ہونے والا ہے۔

فوائد: ❀ تاریخی حادثات سے عبرت پکڑنا ان لوگوں کا طرزِ زندگی ہے جو یاد رکھنے والے دل رکھتے ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتوں کے تحت جنھیں وہی جانتا ہے، کائنات چھ دن میں بنائی۔ شاید اس کی ایک حکمت کاموں کو درجہ بدرجہ کرنے کا طریقہ بیان کرنا ہو۔ ❀ یہ یہودی کی گستاخی ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ بکواس کی کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے کے بعد تھک گیا ہے اور یہ کہنا اللہ کے ساتھ کفر ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿٧﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٨﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ
مَنْ اُفِكَ ﴿٩﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿١١﴾
يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿١٣﴾ ذُوْقُوْا
فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ ﴿١٥﴾ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
مُحْسِنِيْنَ ﴿١٦﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ
يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿١٨﴾ وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿١٩﴾ وَفِي
الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَفِي
السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿٢٣﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ
الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٤﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٢٥﴾
فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا
تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ
عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ
عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾

ع 1 23 18

وقف لازم

(7) اللہ تعالیٰ راستوں والے حسین وجمیل آسمانوں کی قسم کھاتا ہے۔ (8) اے اہلِ مکہ! بلاشبہ تم باہم اُلٹ اور ایک دوسرے سے ٹکرانے والی باتیں کرتے ہو۔ کبھی تم کہتے ہو: قرآن جادو ہے اور کبھی اسے شعر کہتے ہو کبھی تم محمد (ﷺ) کو جادوگر کہتے ہو اور کبھی آپ ﷺ کو شاعر قرار دیتے ہو۔ (9) قرآن اور نبیٔ اکرم ﷺ پر ایمان سے دور اُسے ہی کیا جاتا ہے جس کا دور کیا جانا اللہ کے علم میں ہو کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائے گا، لہٰذا اسے وہ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ (10) ان بہت جھوٹ بولنے والوں پر لعنت کی گئی ہے جنھوں نے قرآن اور اپنے نبی (ﷺ) کے بارے میں کہا جو کہا۔ (11) وہ لوگ اپنی جہالت میں آخرت کے گھر سے غافل ہیں، اس کی ذرا پروا نہیں کرتے۔ (12) وہ پوچھتے ہیں: بدلے کا دن کب آئے گا؟ حالانکہ وہ اس کے لیے کوئی عمل نہیں کرتے۔ (13) تب اللہ تعالیٰ ان کے سوال کا جواب دیتا ہے: جس دن انھیں آگ میں عذاب دیا جائے گا۔ (14) ان سے کہا جائے گا: چکھو اپنا عذاب، تم ٹھٹھا مذاق کرتے ہوئے اسی عذاب کی جلدی مچاتے تھے جب تمھیں اس سے ڈرایا جاتا تھا۔ (15) بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرتے ہیں، قیامت کے دن وہ باغات اور جاری چشموں میں ہوں گے۔ (16) ان کا رب انھیں جو اچھی جزا عطا فرمائے گا، اسے وہ لے رہے ہوں گے۔ بلاشبہ وہ اس اچھی جزا پانے سے پہلے دنیا ہی میں نیکوکار تھے۔ (17) وہ راتوں کو نماز پڑھتے اور بہت تھوڑا وقت سوتے تھے۔ (18) اور سحری کے وقت وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے تھے۔ (19) ان کے مالوں میں سوال کرنے والے لوگوں کا اور جو ان سے سوال نہیں کرتے تھے، یعنی جو کسی بھی وجہ سے رزق سے محروم تھے، اُن سب کا حق تھا جو وہ خوشی سے ادا کرتے تھے۔ (20) زمین اور اس میں جو پہاڑ، سمندر، دریا، درخت، نباتات اور حیوانات اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے، سب میں یقین کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرنے اور صورتیں بنانے والا ہے۔ (21) اے لوگو! خود تمھاری ذاتوں میں اللہ کی قدرت کے دلائل موجود ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں کہ عبرت حاصل کرو؟! (22) اور آسمان میں تمھارا دنیاوی اور دینی رزق ہے اور جس خیر وشر کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، وہ بھی اسی میں ہے۔ (23) چنانچہ آسمان وزمین کے رب کی قسم! بلاشبہ قبروں سے اٹھایا جانا برحق ہے جس میں کوئی شک نہیں، ایسا ہی جیسا کہ تم بولتے ہو تو اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا۔ (24) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے مہمان فرشتوں کی بات پہنچی ہے جن کی ابراہیم علیہ السلام نے خوب آؤ بھگت کی؟ (25) جب وہ ان کے پاس آئے تو انھوں نے ان سے کہا: آپ پر سلامتی ہو۔ ابراہیم علیہ السلام نے ان کا جواب دیتے ہوئے کہا: تم پر بھی سلامتی ہو اور اپنے دل میں کہا: ان لوگوں کو ہم جانتے نہیں۔ (26) پھر وہ دبے پاؤں اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور ایک بھنا ہوا موٹا تازہ بچھڑا لائے اس خیال سے کہ وہ انسان ہیں۔ (27) چنانچہ بچھڑا انھیں پیش کر دیا اور بڑی نرمی سے پوچھا: جو کھانا آپ کو پیش کیا گیا ہے، آپ وہ کھاتے نہیں؟ (28) پھر جب انھوں نے نہ کھایا تو ابراہیم علیہ السلام دل ہی دل میں ان سے ڈر گئے جسے فرشتوں نے محسوس کر لیا اور انھیں اطمینان دلاتے ہوئے کہا: ڈریے نہیں، ہم اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں اور انھیں خوشخبری دی کہ ان کے ہاں نہایت صاحبِ علم بیٹے کی ولادت ہوگی۔ اور جس کی خوشخبری دی گئی، وہ اسحاق علیہ السلام تھے۔ (29) چنانچہ جب ان کی بیوی نے بشارت سنی تو وہ خوشی سے چیختی ہوئی آگے بڑھی اور اپنا ہاتھ چہرے پر مارا اور حیرت سے کہا: کیا بڑھیا بچہ جنے گی جبکہ وہ ہے بھی بانجھ! (30) فرشتوں نے اس سے کہا: ہم نے تمھیں جو خبر دی ہے، یہ بات تمھارے رب نے کہی ہے اور جو وہ کہہ دے، اسے کوئی رد نہیں کرسکتا۔ بلاشبہ وہ اپنی تخلیق وتقدیر میں کمال حکمت والا اور اپنی مخلوق اور اس کی بہتری کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

فوائد: ❀ عمل میں حسن وخوبی اور اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ ❀ قیام اللیل کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ وہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کا افضل ترین ذریعہ ہے۔ ❀ ضیافت کے چند آداب: سلام کا اچھا جواب، چپکے سے دسترخوان لگانا، مہمانوں کی آمد سے پہلے ان کی ضیافت کی تیاری رکھنا، دسترخوان سے کوئی چیز الگ نہ رکھنا، کھانا لگانے کی نگرانی کرنا، جلدی کھانا پیش کرنا، کھانا مہمانوں کے قریب رکھنا اور مہمانوں سے نرم لہجے میں گفتگو کرنا۔